© rasailojaraid.com

پر عمل پیرا ہونے پر کیوں اصرار کرتے ہیں۔ ان حضرات کے نظریے کو مانا جائے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کفار شریعت کے پابند نہیں ہیں تو ان کے خلاف جہاد کیوں کیا جاتا ہے۔ کیا جہاد انھیں بزور مسلمان کرنے کے لیے کیا جاتا ہے؟ جواب نفی میں ہے۔ تاریخ بھی گواہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی کفار کو بزور کلمہ نہیں پڑھایا اور انھیں تلواروں کے زور سے مسلمان نہیں کیا تو پھر جہاد کس لیے ہے؟ جواب یہ ہے کہ جہاد کافرانہ نظام کو ختم کر کے اسلامی نظام اور کفار کی حکومت ختم کر کے اسلام کی حکومت قائم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کفار کو کافر رہنے کا حق ہے لیکن انھیں کافرانہ نظام کو قائم رکھنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ جب کافرانہ نظام کے لیے اقتدار جائز نہیں تو اس نظام کے علم برداروں کے لیے بھی اقتدار جائز نہیں ہو گا۔ پس اقتدار اسلام اور اسلامی نظام کے لیے اور اس کے علم بردار اہل ایمان اور اہل اسلام کے لیے ہے۔ اب سود کے مسئلہ کو لیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اور پھر حجتہ الوداع کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ربا الجاھلیۃ موضوع تحت قدمی و اول ربا ضعھا ربا العباس "جاہلیت کا سود میرے قدموں کے نیچے ہے اور سب سے پہلے جس سود کو میں ختم کرتا ہوں وہ عباس کا سود ہے"۔ یہ وہ سود تھا جو سود کا حکم نازل ہونے سے پہلے جاہلیت میں لیا گیا تھا لیکن اس کی وصولی نہ ہوئی تھی۔ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد تمام سودی کاروبار یکسر ختم ہو گیا اور کسی مسلمان نے کوئی سودی کاروبار نہیں کیا اور پہلے کا جو سودی کاروبار تھا اس کے بارے میں قرآن پاک کا یہ حکم آ گیا: "ایمان والو' اللہ کی نافرمانی سے بچو اور چھوڑ دو باقی ماندہ سود کو اگر تم ایمان لانے والے ہو"۔ (البقرہ ۲:۲۷۸) پھر فرمایا "اگر تم باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان جنگ کرو۔ اور اگر تم توبہ کر لو تو تمھارے لیے تمھارا اصل سرمایہ ہے۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے"۔ (البقرہ ۲:۲۷۹) ان آیات سے جاہلیت میں طے کیے گئے سودی منافع جو دراصل دارالحرب والوں کے ساتھ کیے گئے سودی منافع تھے' حرام قرار دے دیے گئے اور ان کا لین دین ممنوع کر دیا گیا اور عملاً بھی ایسا ہی ہوا۔ کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے اس آیت کے بعد سودی منافع لیا ہو۔ اس کے بعد کسی کے لیے اس بات کی کیا گنجایش رہ جاتی ہے کہ وہ دارالحرب میں کفار کے ساتھ مسلمانوں کے لیے سودی لین دین کو جائز قرار دے۔ ان آیات میں اسی دارالحرب کے سود کو حرام قرار دیا گیا ہے اور مسلمانوں کے لیے کفار کے ساتھ طے کیے گئے سودی منافع لینے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ گویا دارالحرب کے کفار کے ساتھ مسلمانوں کا سودی لین دین ان نصوص کی رو سے حرام ہے۔ اس کے بعد جو بھی برطانیہ کے مسلمانوں کے لیے سودی لین دین کو جائز قرار دے وہ ان آیات صریحہ' قطعیہ کی مخالفت کرے گا اور نص کے خلاف اپنی رائے کو اپنا دستور العمل بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کو سمجھنے اور اسے اپنانے کی توفیق سے نوازے۔ آمین (عبدالمالک)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ جاننے کے لیے کہ
پچھلے نوّے سال سے زائد عرصے سے رُوح افزا
کروڑوں شائقین کا پسندیدہ مشروب کیوں ہے،
آپ کو کسی تردّد کی ضرورت نہیں :

صرف

رُوح افزا

کا ایک گلاس نوشِ جاں کیجیے۔

ٹھنڈک اور فرحت لیے تازگی بھرا ذائقہ

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعات ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی
شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

Adarts-HRA-8/97

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب نما

پاکستان مسلم لیگ کا دور حکومت (۱۹۴۷ـ۵۴)، ڈاکٹر صفدر محمود۔ ناشر: سنگ میل پبلی کیشنز، لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۴۰۳ (مع اشاریہ)۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

مملکت خداداد نصف صدی کا سفر طے کر چکی ہے۔ اس موقع پر پاکستان کی پچاس سالہ تاریخ کے مدوجزر، اور اس کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا جائزہ لینا خود احتسابی کے نقطہ نظر سے ضروری ہے۔ ہمیں ذرا رک کر دیکھنا چاہیے کہ ایک زبردست عوامی تحریک کے بل بوتے پر معرض وجود میں آنے والی مملکت پاکستان کے ساتھ مشرقی بازو کی علاحدگی کا المیہ کیوں پیش آیا اور اب ایک مستقل سوالیہ نشان کی تلوار ہمارے سروں پر لٹک رہی ہے کہ "اس ملک کا مستقبل کیا ہے؟" ہوا کا معمولی سا جھونکا بھی آ جائے تو وطن کے ہمدردوں میں تشویش و اضطراب کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وطن عزیز کے بارے میں منفی جذبات رکھنے والے خوشی اور مسرت سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ اس سوال کا جواب متعین کرنے کے لیے، پاکستان کی بانی جماعت مسلم لیگ کے دور حکومت کا مطالعہ اور تجزیہ کیے بغیر بات سمجھ نہیں آ سکتی۔

قیام پاکستان کے تقریباً پچیس برس بعد (موجودہ سیکرٹری تعلیم) جناب صفدر محمود نے اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالے "پاکستان مسلم لیگ کا دور حکومت (۱۹۴۷ـ۱۹۵۴)" میں اس المیے کی وجوہ تلاش کرنے کی کوشش کی تھی، یہ مقالہ اس وقت کتابی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور اتفاق سے آج پھر مسلم لیگ برسراقتدار ہے۔

ڈاکٹر صفدر محمود کہتے ہیں: "پاکستان کا اصل مسئلہ معاشی وسائل کی قلت نہیں، بلکہ سیاسی قیادت کا قحط ہے۔ مسلم لیگ کا دور حکومت بھی اسی سانحے کا نوحہ ہے" (ص ۷)۔ مسلم لیگ کی قیادت قائداعظم جیسے عظیم قانون دان کے ہاتھ میں رہی، مگر ان کے انتقال کے بعد لیگ لاقانونیت کے راستے پر چل نکلی۔ اب جو پارٹی اپنے داخلی نظم و ضبط کے لیے اپنے دستور کا احترام نہ کرے گی، وہ بھلا ملکی اور رواجی آئین و دستور کو کیوں پرکاہ کی حیثیت دے گی۔ دستور کے مطابق لیگ کی (مرکزی) کونسل کا اجلاس سال میں دو مرتبہ ہونا چاہیے تھا، لیکن "دستور کی باقی شقوں کے مانند اس شق پر بھی عمل نہ کیا گیا۔ نتیجے کے طور پر ۴۸ سے ۵۴ تک کونسل کے صرف سات اجلاس ہوئے" (ص ۱۷)۔ آج اگر مسلم لیگ کے قائدین اپنے جماعتی دستور کے وجود سے بے خبر ہیں، تو اس مرض کی جڑیں ماضی میں تلاش کرنی چاہییں۔ آج پارٹی کے اندر آمرانہ

© rasailojaraid.com